از عدالتِ عظمیٰ

تاریخ فیصلہ: 21 مارچ، 1995

ویروپکشیا شنکرایا

بنام

نیلاکانتاشیواچاریہ پٹادادیوارو

[کے راموامی اور بی ایل ہنسریا، جسٹس صاحبان]

بمبئی پبلک ٹرسٹ ایکٹ، 1950-دفعات 50 و 51-اس شخص سے وقف کی بازیابی جو منفی طور پر نہیں رکھتا ہے-آیا قابل سماعت ہے۔

ایویڈنس ایکٹ، 1872-دفعہ 42-آیا علیحدہ کارروائی میں پہلے کا فیصلہ کسی شخص کی حیثیت کے تعین کے لیے متعلقہ ہو۔

مدعاعلیہ-مدعی نے جام کھنڈی میں مٹھ (ایک عوامی ٹرسٹ) کے قبضے کے لیے مقدمہ دائر کیا جس میں دعوی کیا گیا کہ وہ خود مٹھ کا جائز طور پر نصب شدہ پدادایا ہے۔انہوں نے مدعاعلیہ نمبر 1 اور 2 کو پدادایا کے طور پر نصب کرنے کے جواز کو چیلنج کیا۔انہوں نے مزید ایک S کو پدادایا کے طور پر نصب کرنے کو چیلنج کیا جس نے مدعاعلیہ نمبر 1 کو پدادایا کے طور پر نامزد کیا تھا۔

A کی طرف سے شروع کی گئی ایک سابقہ کارروائی میں، S کی بطور پدادایا تنصیب کو چیلنج کیا گیا تھا۔پر یوی کونسل (بمبئی کی ہائی کورٹ کو سابقہ قواعد کے ذریعے اس طرح نامزد کیا گیا تھا) نے فیصلہ دیا تھا کہ S کو پدادایا کے طور پر جائز طور پر نصب کیا گیا تھا کیونکہ اسے اس کی شادی سے پہلے نامزد کیا گیا تھا۔مدعی مذکورہ کارروائی میں فریق نہیں تھا۔

Ilyas Ahmed Pandit
2024.11.14 13:52
I attest to the accuracy and integrity of this document

عدالت عالیہ نے فیصلہ دیا کہ S کے ساتھ ساتھ اپیل کنندہ کی تنصیب کو بھی ذائل کیا گیا تھا۔ اس لیے موجودہ اپیل۔

اپیل کی اجازت دیتے ہوئے، یہ عدالت

قرار پایا گیا کہ: 1. پریوی کونسل نے ایک سابقہ کارروائی میں فیصلہ دیا تھا کہ شیوالنگیا کو باضابطہ طور پر نامزد کیا گیا تھا اور اسے پدادایا کے طور پر نصب کیا گیا تھا کیونکہ اسے شنکریا نے اس کی شادی سے پہلے نامزد کیا تھا، یہ واحد بنیاد ہے جس پر شیوالنگیا کی نامزدگی کو ہائی کورٹ کی طرف سے موجودہ کارروائی میں بگاڑا گیا ہے۔ مدعی کے حق میں موجودہ کارروائی میں جو متضاد نتیجہ اخذ کیا گیا ہے وہ تصدیق کے لائق نہیں ہے۔

2. پریوی کونسل کا فیصلہ، اگرچہ اس نے مدعی کو امر فیصلہ شدہ کے اصول پر پابند نہیں کیا تھا، یقینی طور پر ایک متعلقہ 820 حالات تھے جن کا نوٹس لیا جانا چاہیے کیونکہ شواہد ایکٹ کے دفعہ 42 میں جو کہا گیا ہے۔ اس بات سے کوئی انکار نہیں ہے کہ اندانیا کے معاملے کی بنیاد شیوالنگیا کی نامزدگی اور اسے پدادایا کے طور پر نصب کرنے میں کمزوری تھی؛ اور بالکل یہی وہ چیز ہے جسے پریوی کونسل نے قبول نہیں کیا تھا۔

3۔ اگر موجودہ مقدمے کو جائیداد پر قبضہ کرنے کے لئے سمجھا جاتا ہے، جیسا کہ عرضی میں کیا گیا ہے، تو اسے بمبئی پبلک ٹرسٹ ایکٹ، 1950 کی دفعہ 50 اور 51 کے ذریعے متاثر کیا جائے گا۔

4. دفعہ 50 کی شق (ii) صرف عوامی ٹرسٹ کے خلاف کسی شخص سے ملکیت کی وصولی کے لیے مقدمے کا تصور نہیں کرتی، جیسا کہ اس میں "کسی بھی شخص سے" ملکیت کی وصولی کے بارے میں واضح طور پر کہا گیا ہے۔ اس میں ایک ایسا شخص شامل ہوگا جو عوامی ٹرسٹ کے خلاف منفی دعوی نہیں کر سکتا، جیسا کہ اس معاملے میں مدعا علیہ نمبر 1 کا معاملہ ہے۔

گولیشور دیو بنام گنگاووا کوم شانتی مٹھ، [1985] Supp. 3 ایس سی آر 646، ممتاز شدہ۔

5. اگر موجودہ مقدمے کو اعلامیے کے مقدمے کے طور پر لیا جائے تو اسے مایوس کن طور پر روک دیا گیا تھا، کیونکہ جس اعلامیے کی مانگ کی گئی تھی وہ یہ ہے کہ مدعی 1903 میں ویروپاکشیا-I کی موت کے بعد پدادایا بن گیا تھا۔ چونکہ یہ مقدمہ 1954 میں دائر کیا گیا تھا، بظاہر یہ وقت سے بہت آگے تھا۔

اپیلیٹ دیوانی کا دائرہ اختیار: دیوانی اپیل نمبر 1769، سال 1975۔

Ilyas Ahmed Pandit
2024.11.14 13:52
I attest to the accuracy and
integrity of this document

1971 میں آر ایس اے نمبر 1302 میں کرناٹک ہائی کورٹ کے 6.10.75 کے فیصلے اور حکم سے۔

اپیل کنندہ کے لیے ایس ایس جوالی، مس انومہالے اور رنجیت سنگھ۔

جواب دہندہ کے لیے ایس بی وڈ، مس جسٹس وڈ اور مس اوشا ریڈی۔

عدالت کا فیصلہ ہنسریا جسٹس نے سنایا۔

ہنسریا، جسٹس - مدعا علیہ - مدعی نے خود کو ایسی صورتحال میں ڈال دیا ہے جیسے دو سینگوں والے بیل کے سامنے کھڑا ہو، جہاں کسی ایک یا دوسرے سینگ سے بچنا ممکن نہیں۔ اور بیل کوئی عام نہیں ہے، کیونکہ اسے جام کھنڈی ریاست کی پریوی کونسل سے کم طاقتور ادارے کی پشت پناہی حاصل نہیں ہے، جس کے علاقائی اختیارِ سماعت میں جائیداد متدعویہ واقع تھی، جس کی بازیابی کے لیے مدعا علیہ نے 4.2.1954 پر موجودہ مقدمہ دائر کر کے اپنا دعوی کیا۔ یہ افسوس کی بات ہے کہ اپیل کنندہ مدعا علیہ کے مقدمے کو پریوی کونسل کی حمایت حاصل ہونے کے باوجود، وہ اسی نکتے پر، شروع میں، سول جج کے ہاتھوں ہار گیا۔ عدالت عالیہ، جس نے بالآخر سول جج کے نقطہ نظر کو برقرار رکھا، کو اس عجیب و غریب صورتحال کو غالب نہیں آنے دینا چاہیے تھا۔

2. مقدمے کے وسیع حقائق 1954 میں مدعا علیہ نمبر 1 کے ذریعہ موجودہ مقدمہ دائر کرنے پر مشتمل ہیں، جس میں مقدمہ کی جائیداد متدعویہ پر قبضہ کرنے کی درخواست کی گئی ہے، جیسا کہ جام کھنڈی میں مٹھ کے جائز طور پر مقرر کردہ پدادایا (مٹھادھیپتی) ہیں۔ مدعی نے اس جائیداد کا دعوی اس دعوے پر کیا کہ اسے ویروپاکشیا-I کے جانشین کے طور پر 30.1.1944 پر پدادایا کے طور پر باضابطہ طور پر نصب کیا گیا تھا، جس کی موت 1903 میں ہوئی تھی۔ ان کے مطابق، مدعا علیہ نمبر 1 اور 2 کو پدادایا کے طور پر باضابطہ طور پر نصب نہیں کیا گیا تھا۔ اسی طرح، ایک شیوالنگیا، جسے مدعا علیہ نمبر 1 کے مطابق 1935 میں پدادایا کے طور پر نصب کیا گیا تھا اور اس نے 1943 میں اسے پدادایا کے طور پر نامزد کیا تھا۔ فریقین کے درمیان اس بات پر کوئی تنازعہ نہیں ہے کہ اگر شیوالنگیا کو جائز طور پر نامزد کیا جاتا اور اسے پدادایا کے طور پر نصب کیا جاتا تو مدعی کامیاب نہیں ہو سکتا۔ اور یہ بالکل مقدمے کا یہی پہلو ہے جس کا فیصلہ پریوی کونسل نے 1934 میں ایک اندانیہ کی طرف سے شروع کی گئی ایک سابقہ قانونی چارہ جوئی میں شیوالنگیا کے حق میں کیا تھا، جس میں، یقیناً، موجودہ مدعی فریق نہیں تھا، لیکن، اس کے مطابق، یہ مذکورہ اندانیہ ہی تھا جس نے اسے 30.1.1944 پر پدادایا کے طور پر نصب کیا تھا۔

Ilyas Ahmed Pandit
2024.11.14 13:52
I attest to the accuracy and
integrity of this document

3. اب، اگر موجودہ مقدمے کو جائیداد متدعویہ کے قبضے کے لیے سمجھا جانا چاہیے، جیسا کہ شکایت میں استدعا ہے، تو اسے بمبئی پبلک ٹرسٹ ایکٹ، 1950 (ایکٹ) کی دفعہ 50 کے ساتھ 51 کے ذریعے مارا جائے گا۔ بیل کے اس دھکے سے بچانے کے لیے، مدعاعلیہ نمبر 1 کی طرف سے پیش ہوئے شری وڈ نے پہلے زور دیا کہ یہ مقدمہ واقعی قبضہ کرنے کے لیے نہیں تھا بلکہ مدعی کی حیثیت کو پدادایا کے طور پر اعلان کرنے کے لیے تھا اور قبضہ کرنے کی استدعا کو نتیجہ خیز راحت کے طور پر مانا جا سکتا ہے۔ لیکن، اگر تحفے کو اعلامیے کے مقدمے کے طور پر لیا جائے، تو اسے مایوس کن طور پر روک دیا گیا، کیونکہ جس اعلامیے کی مانگ کی گئی تھی وہ یہ ہے کہ مدعی 1903 میں ویروپاکشیا-I کی موت کے بعد پدادایا بن گیا تھا۔ چونکہ یہ مقدمہ 1954 میں دائر کیا گیا تھا، بظاہر یہ وقت سے بہت آگے تھا۔ اس صورتحال کا سامنا کرتے ہوئے، شری وڈ کی کوشش ہمیں اس بات پر قائل کرنے کی تھی کہ مقدمہ ایکٹ کی دفعات 50 اور 51 سے متاثر نہیں ہے۔

4. دیکھا جائے کہ کیا اس دلیل کو قبول کیا جا سکتا ہے۔ ایکٹ کا دفعہ 50 پبلک ٹرسٹ سے متعلق مقدمات سے متعلق ہے۔ اس حصے کا متعلقہ حصہ درج ذیل ہے:

"کسی بھی صورت میں

(i) XXX XXX XXX

(ii) جہاں کوئی اعلامیہ ضروری ہو کہ کوئی خاص جائیداد عوامی ٹرسٹ سے تعلق رکھنے والی جائیداد ہو یا جہاں ایسی جائیداد یا جائیداد یا اس کی آمدنی کی وصولی کے لیے کسی شخص سے بشمول عوامی ٹرسٹ پر منفی اثر رکھنے والے شخص سے ہدایت درکار ہو۔

(iii) XXX XXX XXX

چیریٹی کمشنر یا دو یا دو سے زیادہ افراد جنہوں نے چیریٹی کمشنر کی تحریری رضامندی حاصل کی ہو جیسا کہ دفعہ 51 میں فراہم کیا گیا ہے وہ مقدمہ دائر کر سکتے ہیں۔ درج ذیل میں سے کسی بھی راحت کے لیے ڈگری حاصل کرنا:

(a) ایسی جائیداد کی ملکیت یا اس کی آمدنی کی وصولی کا حکم،

XXXXXXXXXX

Ilyas Ahmed Pandit
2024.11.14 13:52
I attest to the accuracy and integrity of this document

بشرطیکہ اس دفعہ میں بیان کردہ راحتوں میں سے کسی کا دعوی کرنے والا کوئی مقدمہ کسی بھی عوامی ٹرسٹ کے سلسلے میں اس کے التزام کے مطابق قائم نہیں کیا جائے گا۔

XXXXXXXXXX

(ہمارازور)

دفعہ 51 مقدمے کے ادارے کے لیے چیریٹی کمشنر کی طرف سے رضامندی دینے سے متعلق ہے۔

5. شری وڈ کا مؤقف ہے کہ شق (ii) صرف اس صورت میں لاگو ہوتی ہے جب قبضے کی وصولی اس شخص سے طلب کی جاتی ہے جو اسے عوامی ٹرسٹ کے خلاف رکھتا ہے، جو کہ موجودہ صورت میں نہیں ہے۔ اس دلیل کو اس بنیاد پر آگے بڑھانے کی کوشش کی گئی ہے جو اس عدالت نے گولیشور دیو بنام گنگاووا کوم شانتی مٹھ، [1985] ضمیمہ 3 ایس سی آر 646 میں دی تھی، جس معاملے میں میسور عدالت عالیہ کے فل بینچ کے ذریعے مذکورہ بالا فریقوں کے معاملے میں لیا گیا نظریہ جیسا کہ اے آئی آر 1972 میسور 1 میں رپورٹ کیا گیا تھا، منظور نہیں کیا گیا تھا۔

6. دلیل غلط تصور ہے، کیونکہ مذکورہ کیس میں اس عدالت سے یہ فیصلہ کرنے کے لیے کہا گیا تھا کہ آیا پبلک ٹرسٹ کے دو یا زیادہ ٹرسٹی (جو مٹھ بھی ایک پبلک ٹرسٹ ہے)، پبلک ٹرسٹ سے تعلق رکھنے والی جائیداد کے قبضے کے لیے ٹرسٹ کے خلاف مقدمہ دائر کر سکتے ہیں۔ میسور عدالت عالیہ نے یہ نظریہ اختیار کیا کہ "دلچسپی رکھنے والا شخص" کا بیان محاورہ، جس کا دفعہ 51(1) میں ذکر کیا گیا ہے، ٹرسٹیز کو شامل نہیں کرتا ہے، کیونکہ ایکٹ کے دفعہ 2(10) میں اس بیان محاورہ کی تعریف ہے۔ تاہم، اس عدالت نے یہ مشاہدہ کرتے ہوئے مکمل بنچ کے نقطہ نظر کی توثیق نہیں کی کہ دفعہ 2 (10) میں تعریف ایک جامع تھی اور ٹرسٹیز کو اس سے خارج کرنے کا کوئی قانونی جواز نہیں تھا۔ جیسا کہ اس معاملے میں ٹرسٹ پر منفی طور پر قبضہ کرنے والے شخص سے قبضہ بازیافت کرنے کے لیے مقدمہ دائر کیا گیا تھا، جس کے بارے میں دفعہ 50 کی شق (ii) میں بھی ذکر کیا گیا ہے، اس کی پیروی نہیں کرتا ہے کہ شق (ii) صرف عوامی ٹرسٹ پر منفی طور پر قبضہ کرنے والے شخص سے قبضہ کی وصولی کے لیے مقدمہ تصور کرتی ہے، جیسا کہ اس میں "کسی بھی شخص سے" قبضہ کی وصولی کے بارے میں واضح طور پر کہا گیا ہے۔ ہمارے مطابق، اس میں ایک ایسا شخص شامل ہو گا جو عوامی ٹرسٹ کے خلاف منفی دعوی نہیں کر سکتا، جیسا کہ اس معاملے میں مدعا علیہ نمبر 1 کا معاملہ ہے۔

Ilyas Ahmed Pandit
2024.11.14 13:52
I attest to the accuracy and integrity of this document

7. اس حقیقت پسندانہ اور قانونی حیثیت کی وجہ سے ہی ہم نے کہا ہے کہ مدعی بیل کے دو سینگوں کے بیچ ہے۔ اگر ایکٹ کی دفعہ 51 کے ساتھ پڑھے جانے والے دفعہ 50 کے ذریعے لگائی گئی پابندی کا خیال رکھنا ہے، تو مقدمے کی نوعیت کو قبضے کے نتیجے میں راحت کے ساتھ اعلامیے میں سے ایک میں تبدیل کرنے کی کوشش کی جاتی ہے، اسے حد سے متاثر کیا جائے گا۔

8. اس کے علاوہ، جو بات زیادہ اہم ہے وہ یہ ہے کہ پریوی کونسل نے ایک سابقہ کارروائی میں یہ فیصلہ دیا تھا کہ شیوالنگیا کو باضابطہ طور پر نامزد کیا گیا تھا اور اسے پدادایا کے طور پر نصب کیا گیا تھا کیونکہ اسے شنکریا نے اس کی شادی سے پہلے نامزد کیا تھا، جو کہ واحد بنیاد ہے جس پر شیوالنگیا کی نامزدگی کو عدالت عالیہ کی طرف سے موجودہ کارروائی میں خراب قرار دیا گیا ہے، ہمارا پختہ خیال ہے کہ مدعی کے حق میں موجودہ کارروائی میں جو متضاد نتیجہ نکلا ہے وہ تصدیق کے لائق نہیں ہے۔ یہ ہو سکتا ہے کہ امر فیصلہ شدہ کے اصول کا کوئی اطلاق نہیں ہے، اس کے باوجود جو مجموعہ ضابطہ دیوانی کی دفعہ 11 کی وضاحت VI میں بیان کیا گیا ہے، اس لیے کہ اس سے پہلے کی کارروائی میں موجودہ مدعی فریق نہیں تھا اور اندانیہ (اس میں مدعی) نے اس جائیداد پر قبضہ کرنے کا دعوی نہیں کیا تھا جیسا کہ چرنتی نے دعوی کیا تھا کہ چونکہ پدمدیہ کا عہدہ نامزدگی اور شیوالنگیا کی تقرری میں نااہلی کی وجہ سے خالی پڑا تھا، اس لیے اس نے پدمدیہ کے جوتوں میں قدم رکھا تھا۔ تاہم، اس بات سے کوئی انکار نہیں ہے کہ اندانیہ کے معاملے کی بنیاد شیوالنگیا کی نامزدگی اور اسے پدادایا کے طور پر نصب کرنے میں کمزوری تھی؛ اور بالکل یہی وہ چیز ہے جسے پریوی کونسل نے قبول نہیں کیا تھا۔

9. مذکورہ بالا احاطے میں، پریوی کونسل کا فیصلہ، اگرچہ یہ مدعی کو امر فیصلہ شدہ کے اصول پر پابند نہیں کرتا تھا، یقینی طور پر ایک متعلقہ صورتحال تھی جس پر توجہ دی جانی چاہیے، کیونکہ شواہد ایکٹ کے دفعہ 42 میں کیا کہا گیا ہے۔ تاہم، ہمیں جو پتہ چلتا ہے وہ یہ ہے کہ عدالت عالیہ نے اس سوال کی جانچ پڑتال کیے بغیر صرف پہلے کے فیصلے کا حوالہ دیا تھا کہ کیا قانون خود اسی مسئلے پر متضاد نظریہ اختیار کرنے کی اجازت دیتا ہے۔ ہمارے مطابق، اس مسئلے کا بالآخر اعلیٰ ترین سطح پر تعین ہونے کے بعد، اس کی دوبارہ جانچ نہیں کی جا سکتی تھی، جس کی ابتدا سول جج نے بھی کی تھی۔

10. شری وڈ کا دعوی ہے کہ مدعاعلیہان نے بھی پوری قانونی چارہ جوئی میں ایسا موقف نہیں اختیار کیا، جو اس حقیقت سے ظاہر ہوتا ہے کہ انہوں نے تازہ شواہد پیش کر کے اپنے کیس کو نئے سرے سے قائم کرنے کی کوشش کی۔ اگرچہ ایسا ہے، لیکن ہمارا خیال ہے کہ مدعاعلیہان کو غلط مشورہ دیا گیا تھا

Ilyas Ahmed Pandit
2024.11.14 13:52
I attest to the accuracy and
integrity of this document

اور ہمیں پریوی کونسل کے فیصلے کو پہنچنے والے نقصان کو درست کرنا ہو گا۔اس کارروائی میں ہمارے لیے ایسا کرنے کا واحد راستہ یہ ہے کہ اس اعلی کمیٹی کے نقطہ نظر کو بحال کیا جائے۔

11. ہمارا ماننا ہے کہ مدعی موجودہ کارروائی میں یہ موقف اختیار نہیں کر سکتا تھا کہ شیوالنگیا کی نامزدگی اور پدادایا کے طور پر تقرری غلط تھی، جو اس کی تمام محنت کو بے سود بنا دے گا اور محض ایک بے مقصد مشق کے مترادف ہو گا۔یہ بھی کہا جا سکتا ہے کہ اس کا مقدمہ یا تو حد سے روک دیا گیا تھا یا ایکٹ کے 51 کے ساتھ پڑھنے والی دفعہ 50 میں موجود دفعات سے متاثر ہوا تھا۔

12. لہذا ہم اپیل کو منظور کرتے ہے، عدالت عالیہ کے متنازعہ فیصلے کو کالعدم قرار دیتے ہیں، جس کے نتیجے میں مدعاعلیہ نمبر 1 کی طرف سے دائر مقدمہ خارج ہو جاتا ہے۔مقدمے کے حقائق اور حالات میں، ہم اخراجات کے بارے میں کوئی حکم نہیں دیتے ہیں۔

اپیل منظور کی گئی۔

Ilyas Ahmed Pandit
2024.11.14 13:52
I attest to the accuracy and integrity of this document